محمد رمضان یوسف سلفی

فتنہ قادیانیت کے استیصال میں اہلحدیث کی اولیات

انگریز نے برصغیر پر غاصبانہ قبضے کے بعد مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اوران کے درمیان مذہبی منافرت پیدا کرنے اورانہیں دعوت وجہاد کے پاکیزہ مشن سے دور رکھنے کے لیے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کے روپ میں جھوٹی نبوت کا دعویدار کھڑا کیا۔ انیسویں صدی کے آخری عشروں میں غلام احمد قادیانی نے یکے بعد دیگرے مجدد' مامور من اللہ' مثلِ مسیح' مسیح موعود اور بالآخر نبی ورسول ہونے کا دعویٰ کر کے اپنے آقا انگریز کے اغراض ومقاصد کی تکمیل کی۔

انگریز کے اس خودکاشتہ پودے نے جب ماحول کو اپنے زہریلے اثرات سے آلودہ کرنا چاہا تو علمائے اہل حدیث نے فوراً اس کی خبر لی اوراس کے دعوؤں کی تمام تر حقیقت کو طشت از بام کیا۔ معروف مصنف' مترجم اور کئی تحقیقی وعلمی کتابوں کے مؤلف مولانا خالد سیف صاحب' متکلم اسلام مولانا حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' (طبع طارق اکیڈمی فیصل آباد ۲۰۰۱ء) کے حرف آغاز صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں:

''حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ان علمائے کرام میں سے تھے جو اس دور میں مرزا صاحب کے بارے میں حسنِ ظن رکھتے تھے۔ لیکن جوں ہی مرزا صاحب نے کھل کر اپنی اصلیت کا اظہار کیا تو سب سے پہلے حضرت مولانا بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی مرزا صاحب کو کافر قرار دیا اور یہ اعزاز بھی مولانا بٹالوی ہی کو حاصل ہے کہ اسلام اور قادیانیت کے مابین جو سب سے پہلا مناظرہ لاہور میں ہوا تھا' اس میں مسلمانوں کی طرف سے مناظر مولانا بٹالوی تھے اور قادیانیوں کی طرف سے حکیم نورالدین۔

مولانا بٹالوی نے اس مناظرہ میں حکیم نورالدین کوناکوں چنے چبوائے اور دلائل و براہین کی طاقت سے اس طرح لاجواب کر دیا کہ حکیم نورالدین مناظرہ درمیان میں ہی چھوڑ کر لدھیانہ فرار ہو گیا' جہاں ان دنوں مرزا غلام احمد قیام پذیر تھا۔ بہر حال مولانا بٹالوی نے ۱۵/اپریل ۱۸۹۱ء کولدھیانہ میں مرزا صاحب کو تار ارسال کیا' جس میں تحریر تھا کہ آپ کا مریدِ خاص مناظرہ سے راہِ فرار اختیار کر کے آپ کے پاس پہنچ چکا ہے۔اسے مناظرے پر آمادہ کریں یا پھر خود مناظرہ کے لیے تیار ہو جائیں۔''

مؤرخ اہل حدیث ذہبی دوراں حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب لکھتے ہیں:

''مرزا صاحب پر کفر کا سب سے پہلا فتویٰ مشہور اہل حدیث عالم حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے تیار کیا تھا اور اسے اپنے استاد عالی مرتبت حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر کے اس پر ان کے دستخط کرائے تھے۔مرزا صاحب اور ان کے ساتھی اس سے نہایت پریشان ہوئے تھے۔اس لیے مولانا بٹالوی نے ہندوستان کے دور دراز مقامات میں رہنے والے دوسو معروف و ممتاز علمائے عظام سے خود مل کر یا اپنے نمائندے بھیج کر اس فتوے پر ان کے تائیدی دستخط کرائے تھے اور اس پر انہوں نے اپنی مہریں ثبت فرمائی تھیں۔مرزا صاحب اور ان کے ساتھی اس فتوائے تکفیر سے نہایت پریشان ہوئے تھے۔چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

علمائے پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے گزر گیا ہے اور نہ صرف علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشیں بھی اس عاجز کو کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں' ان لوگوں کے اغواء سے ہزاروں لوگ ایسے پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ و ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہیں۔ اگرچہ تکفیر کا بوجھ نذیر حسین دہلوی کی گردن پر ہے مگر تاہم دوسرے مولویوں کا یہ گناہ ہے کہ انہوں نے اس نازک امر تکفیر میں اپنی عقل اور اپنی تفتیش سے کام نہیں لیا بلکہ نذیر حسین کے دجالانہ فتوے کو دیکھ کر جو محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا تھا' بغیر تحقیق کے ایمان لے آئے۔'' (انجام آتھم از مرزا غلام احمد قادیانی۔ص:۴۵' مطبوعہ: ۱۸۹۷ء)

مولانا بھٹی صاحب لکھتے ہیں:

''فتوائے تکفیر کے بارے میں مرزا صاحب کی یہ عبارت بالکل واضح ہے اور انہوں نے صاف

لفظوں میں تحریر کیا ہے کہ ان کو کافر قرار دینے کا فتویٰ سب سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا اور سب سے پہلے اس فتویٰ پر حضرت میاں سید نذیر حسین نے دستخط کیے اور ان کے دستخط دیکھ کر پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے علماء اور سجادہ نشینوں نے بلکہ بقول مرزا صاحب کے وہ علماء وسجادہ نشین ''اس فتوے کو دیکھ کر'' اس پر ''ایمان لے آئے ہیں'' اس فتوے کے سلسلے میں دوسری جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مولوی محمد حسین نے یہ فتویٰ لکھا اور میاں نذیر حسین دہلوی سے کہا کہ سب سے پہلے اس پر مہر لگا دے اور میرے کفر کی بابت فتویٰ دے دے اور تمام مسلمانوں میں کافر ہونا شائع کردے۔ سو اس فتوے اور میاں صاحب مذکور کی مہر سے بارہ برس پہلے یہ کتاب (براہین احمدیہ) تمام پنجاب اور ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی اور مولوی محمد حسین جو بارہ برس بعد اول المکفرین بنے' بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین دہلوی تھے۔'' (تحفہ گولڑویہ از مرزا قادیان۔ص:۱۲۱، مطبوعہ قادیان۔۱۹۱۴ء)(ماخوذ مرزائیت نئے زاویوں سے از مولانا حنیف ندوی طبع ۲۰۰۱ء طارق اکیڈمی فیصل آباد۔ حرفے چند مولانا اسحاق بھٹی ص:۲۰،۲۱)

مرزا صاحب کے ان الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ ان کی ''تکفیر'' کے بانی مولانا محمد حسین بٹالوی تھے اور حضرت نذیر حسین محدث دہلوی اس تکفیر کی ''آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے تھے۔''

مولانا بٹالوی مرحوم نے جو فتویٰ تکفیر مرتب کیا تھا' وہ انہوں نے اپنے ماہنامہ رسالے اشاعت السنہ کی ایک ضخیم اشاعت خاص میں شائع کر دیا تھا۔ نومبر ۱۹۸۶ء میں اس فتویٰ تکفیر کا نقشِ ثانی دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا۔ مولانا بٹالوی مرحوم کی یہ بہت بڑی خدمت ہے جو انہوں نے مرزا غلام احمد کے خلاف فتویٰ تکفیر مرتب کرکے انجام دی۔ پھر جس اہل حدیث عالمِ دین نے مرزا قادیانی کا ناطقہ بند کیے رکھا اور آخر دم تک تحریک ختم نبوت کے لیے سرگرم عمل رہے۔ انہیں دنیا فاتح قادیاں مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام سے جانتی ہے۔

قادیانیت کے خلاف ان کی مکمل خدمات کو مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتنہ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری'' میں بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب راقم کی تقدیم کے ساتھ اگست ۲۰۰۷ء میں مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور کی طرف سے

شائع ہوئی ہے۔ پاکستان میں قادیانوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کی بات سب سے پہلے اہل حدیث عالم دین مولانا محمد حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲ جولائی ۱۹۸۷ء) نے کی تھی اور اس سلسلے میں انہوں نے ۱۹۵۰ء کے گرد و پیش مرزائیت سے متعلق نہایت اچھوتے انداز میں مضامین ہفت روزہ الاعتصام میں لکھے اور مرزائیت کا رد کیا۔ ان کے یہ مضامین بعد میں ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے تھے۔

بلاشبہ علمائے اہل حدیث نے قادیانی تحریک کے خلاف بحث و مباحثے' مناظروں' مجادلوں اور تقریر و تحریر سے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ تاریخ کا یہ ایک روشن باب ہے' اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ افسوس کہ ''بعض الناس'' ان حقائق سے باخبر ہونے کے باوجود ''سہرا'' اپنے بزرگوں کے سر باندھنے کی کوشش کرتے ہیں اور علمائے اہل حدیث کی رد قادیانیت کے سلسلے کی خدمات سے پہلو تہی اختیار کرتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں تحریک ختم نبوت یا ردّ قادیانیت کے سلسلے میں اہل حدیث کی اولیات کا تذکرہ کر دیا جائے۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' کے حرفے چند میں ڈاکٹر بہاء الدین کی تحریک ختم نبوت کی جلد اول کے حرفے چند میں اور اپنی تصنیف ''تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری'' میں اہل حدیث کی اولیات کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ مرزا غلام احمد پر تکفیر کا فتوئ سب سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی نے تیار کیا اور اس پر اپنے استاذ عالی قدر حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دستخط کرائے اور پھر پنجاب و ہندوستان کے تقریباً دو سو مشاہیر علماء کرام کی خدمت میں اس فتوے کا مضمون پیش کیا اور ان سے اس طرح اس کی تصویب و تصدیق کرائی کہ انہوں نے اس پر دستخط ثبت فرمائے یا اپنی مہریں لگائیں۔

۲۔ مرزا صاحب سے مقابلے کے لیے سب سے پہلے عالم جو قادیان گئے وہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ جنوری ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ انہوں نے مرزا صاحب کے گھر جا کر انہیں للکارا' لیکن مرزا صاحب مقابلے کے لیے نہیں نکلے۔

۳۔ مرزائیوں سے مباحثوں اور مناظروں کا سلسلہ سب سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی اور

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہم نے شروع کیا۔

۴۔ جس تعداد میں مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں سے مناظرے کیے اس تعداد میں کسی نے نہیں کیے۔

۵۔ مرزا صاحب کو مباہلے کا چیلنج سب سے پہلے اہل حدیث علمائے کرام نے دیا۔

۶۔ مسلمانانِ برصغیر کی طرف سے ''فاتح قادیان'' کا لقب مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو ہی دیا گیا۔

۷۔ مرزائیت کے خلاف سب سے زیادہ کتابیں اہل حدیث مصنفین نے لکھیں۔

۸۔ قیامِ پاکستان کے بعد ملک کے دستور میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ تحریری صورت میں سب سے پہلے اہل حدیث عالم مولانا محمد حنیف ندوی نے کیا' بلکہ مرزائیوں کو توجہ دلائی کہ وہ خود حکومت سے مطالبہ کریں کہ انہیں ملک کے دستور میں اقلیت کا مقام دیا جائے تا کہ ان کی مخالفت میں روز بروز کا سلسلہ ختم ہو جائے۔

۹۔ مرزائیت کے خلاف جتنی تحریکیں چلیں' ان میں سب سے زیادہ اہل حدیث علماء اور عوام نے حصہ لیا اور اس کے نتیجے میں حکومت نے انہیں گرفتار کیا۔

۱۰۔ مرزا غلام احمد کی تکذیب میں سب سے پہلے ۴۴ صفحات کا رسالہ مولانا اسماعیل علی گڑھی نے ۱۸۹۲ء میں لکھا۔

۱۱۔ مرزا قادیانی کی تردید و تکفیر میں اولین پہلی کتاب ۱۸۹۲ء میں قاضی سلیمان منصور پوری نے غایت المرام کے نام سے لکھی۔ اس وقت قاضی صاحب کی عمر ۲۵ سال تھی۔ اس لحاظ سے وہ سب سے کم عمر مصنف تھے جنہوں نے شروع میں مرزا کے خلاف لکھا۔

۱۲۔ قادیانی کی تکفیر و تکذیب کے متعلق اولین الہامی فتویٰ حضرت مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی نے لگایا۔

۱۳۔ اہل حدیث عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیانی کا مقابلہ اس پامردی اور تسلسل کے ساتھ کیا کہ وہ شدید گھبراہٹ میں مبتلا ہو گیا اور پکار اٹھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے۔ ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء کو اس نے ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' کے عنوان سے اشتہار شائع کیا اور اس سے گیارہ مہینے بعد وہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو احمد بلڈنگس لاہور میں ڈاکٹر مرزا

یعقوب بیگ کے مکان پر ہیضے کی بیماری سے مر گیا۔ یہ اس کی واحد دعا یا بددعا تھی جو قبول ہوئی۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس سے چالیس برس بعد ۱۵/ مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں وفات پائی۔

۱۴۔ مرزائیت کے خلاف اہل حدیث کی اولیات میں سے ہے کہ مرزا صاحب کے دعوئ نبوت کرنے سے پہلے ان کے عقائد وافکار سے مطلع ہو کر مولوی عبدالحق غزنوی سے ان کا مباہلہ ہوا تھا، جس کا نتیجہ مرزا قادیانی کے خلاف نکلا۔

ان تاریخی حقائق وواقعات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ علمائے اہل حدیث ہی تھے، جنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مبلغوں کو ہر محاذ پر شکستِ فاش دی اور انہیں آڑے ہاتھوں لیا۔

فتنہ قادیانیت کے خلاف علمائے اہل حدیث کی مساعی جاننے کے لیے محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' کا مطالعہ بڑا مفید ہے۔ اس کتاب کی پانچ ضخیم جلدیں ہندوستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے تحت مکتبہ ترجمان دہلی کی طرف سے شائع ہوئی ہیں اور پاکستان میں یہ کتاب مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں مکمل ہوگی۔ اس علمی وتحقیقی کتاب میں محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے فتنہ قادیانیت کی تردید اور اس کی بیخ کنی کے آغاز کی تاریخ مرزا قادیانی کی راہ میں حائل شخصیات کا تذکرہ، سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف متفقہ فتوئ تکفیر کی داستان اور تحریک ختم نبوت کے حقیقی اولین بانی اور قائدین کے حالات وخدمات کو نہایت تحقیق اور ریسرچ کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت ڈاکٹر صاحب نے فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریریں اور مکتوبات بھی دلیل کے طور پر پیش کیے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب تحریک تحفظ ختم نبوت پر ایک مستند، مدلل اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے جہاں فتنہ مرزائیت کے خلاف علمائے اہل حدیث کے کارناموں سے آگاہی ملتی ہے وہیں ''بعض الناس'' کی طرف سے مسخ کردہ تاریخی حقائق کی قلعی بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ ہم ان حضرات کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ وہ دل چھوٹا نہ کریں اور جو حقیقت ہے اسے تسلیم کرتے ہوئے تاریخ کا حلیہ بگاڑنے سے گریز کریں۔